کلمۂ حق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ وزیرِاعظم!
زخموں پر نمک پاشی نہ کیجیے!

وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے گذشتہ روز پرائم منسٹر سیکرٹریٹ اسلام آباد میں پندرہویں قومی سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

"نفاذِ اسلام ہمارا مشترکہ خواب ہے اور اس کی عملی تعبیر ہماری مشترکہ آرزو ہے۔ اس کے لیے ہمیں مشترکہ جدوجہد کرنی ہے۔"

انہوں نے کہا کہ:

"ہمیں منزل اس وقت ملے گی جب سیاست دین کے تابع ہوگی نہ کہ دین سیاست کے۔" (بحوالہ نوائے وقت لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۹۱ء)

نفاذِ اسلام کے حوالہ سے وزیراعظم کا یہ ارشاد اس قدر حقیقت پسندانہ ہے کہ اس پر بے ساختہ داد دینے کو جی چاہتا ہے لیکن یہ روایت قومی سطح پر ہماری بدنصیبی کا حصہ بن چکی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران جب کسی سیرت کانفرنس، علماء کانفرنس، مشائخ کانفرنس یا مذہبی تقریب کے سٹیج پر ہوتے ہیں تو اپنے روزمرہ کے معاملات، سرکاری پالیسیوں، حکومتی فیصلوں اور رگرد ہی طرزِ عمل کے دائروں سے وقتی طور پر نکل کر ایسے تخیلاتی ماحول میں پہنچ جاتے ہیں جس کا ان کی عملی زندگی سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا اور جب اس تخیلاتی فضا سے باہر آکر اپنے عملی ماحول میں داخل ہوتے ہیں تو ان سٹیجوں پر کہی گئی باتوں کی فائل آئندہ کسی ایسے ہی سٹیج کے لیے لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ حکمرانوں اور سیاست دانوں کا یہی دوہرا کردار قوم کے لیے مسلسل عذاب کا باعث بنا ہوا ہے لیکن اس میں تبدیلی کے سردست کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے۔

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نفاذِ اسلام کے وعدہ کے ساتھ برسرِ اقتدار آئی ہے لیکن

سینٹ کے منظور کردہ علماء کے متفقہ پرائیویٹ شریعت بل کے ساتھ جو حشر اس حکومت کے ہاتھوں ہوا ہے وہ نفاذِ شریعت کی جدوجہد کے باشعور کارکنوں کو ایک لمبے عرصے تک نہیں بھولے گا لیکن ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ سرکاری شریعت بل کو پارلیمنٹ سے منظور کراتے ہوئے اس کی دفعہ ۳ میں قرآن و سُنّت کی بالادستی کو "سیاسی نظام اور حکومتی ڈھانچے کے متاثر نہ ہونے" کے ساتھ مشروط کر کے قرآن و سنت کی بالادستی کا جو مذاق اڑایا گیا ہے اس کی سیاہی ابھی خشک نہیں ہوئی کہ وزیر اعظم سیاست کو دین کے تابع کرنے کی خوشخبری سنا رہے ہیں۔

کیا ہم جناب وزیر اعظم سے یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتے ہیں کہ جب پارلیمنٹ میں سرکاری شریعت بل کے ذریعہ قرآن و سُنّت کی بالادستی کو محدود کرنے اور سود کو تحفظ دینے کے اقدامات ہو رہے تھے اس وقت ان کی "سیاست کو دین کے تابع کرنے" کی یہ سوچ کون سے ڈیپ فریزر میں منجمد پڑی تھی؟

معاف کیجئے! قوم اور دینی حلقے نفاذِ اسلام کے حوالہ سے حکمرانوں سے قطعی طور پر مایوس ہو چکے ہیں اور انہیں اس سلسلہ میں حال یا ماضیٔ قریب کے حکمرانوں سے کسی خیر کی کوئی توقع نہیں ہے۔ اب ہماری ان سے صرف یہ درخواست ہے کہ "نفاذِ اسلام کو مشترکہ خواب قرار دینے" اور "سیاست کو دین کے تابع کرنے" جیسی خوشنما اور دل فریب باتیں کر کے دلوں کے زخم نہ کریدیے اور ان زخموں پر نمک پاشی نہ کیجئے۔ آپ کا اس ملک کے عوام اور دینی حلقوں پر یہی سب سے بڑا احسان ہوگا۔

علماء اور دینی کارکنوں کا قتل عام

گذشتہ دنوں جھنگ میں مولانا سید صادق حسین شاہؒ فاضل دیوبند اپنے دیگر چار رفقاء سمیت وحشیانہ فائرنگ کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش کر گئے۔ لاہور میں سپاہِ صحابہؓ کے جلسہ میں بم کے دھماکے سے چار کارکن شہید ہو گئے اور نوائے وقت کے بزرگ کالم نویس میاں عبد الرشید کو ان کی رہائش گاہ پر فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علماء اور دینی کارکنوں کے قتل کا یہ سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا احسان اللہ فاروقیؒ، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانیؒ، مولانا حق نواز جھنگویؒ، مولانا ایثار القاسمیؒ، میاں اقبال حسینؒ، مولانا عبد الصمد آزادؒ اور حافظ عتیق الرحمٰن سلفیؒ

جیسے حضرات اس قتل عام کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں لیکن "فضا میں سازش کی بُو سونگھ لینے والی پنجاب پولیس"، ابھی تک ان علماء اور دینی کارکنوں کے قاتلوں کی گرفتاری کے سلسلے کوئی کارکردگی نہیں دکھا سکی۔

ہم جھنگ اور لاہور کے شہداء کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دلی دعا کے ساتھ ان کے پسماندگان کے ساتھ رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور حکمرانوں کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے متوجہ کرتے ہیں کہ قاتلوں کی گرفتاری اور علماء و دینی کارکنوں کے مسلسل قتل عام کی روک تھام کے لیے سنجیدگی کے ساتھ پیش رفت کیے بغیر امن عامہ کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

★ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور بھارت کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا معراج الحق ؒ گذشتہ دنوں انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون انہوں نے ساری زندگی علوم دینیہ کی تعلیم و تدریس میں بسر کی اور بے شمار تشنگانِ علوم کو سیراب کیا۔

★ پاکستان کے ممتاز طبیب اور صاحبِ قلم جناب حکیم آزاد شیرازیؒ کا بھی گذشتہ دنوں انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے حلقہ کے خاص آدمیوں میں سے تھے اور ساری عمر اہلِ حق کے ساتھ وابستہ رہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں آمین